رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
Regd No L 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل لاہور

یوم یکشنبہ — فی پرچہ ۲ آنہ

جلد ۳ | ۳ شہادت ۱۳۲۸ ہش | ۳ اپریل ۱۹۴۹ء | نمبر ۷۸

اخبار احمدیہ

لاہور ۲ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہ العالی کی طبیعت بھی ناحال علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کو دو دن سے بخار خدا تعالیٰ کے فضل سے کم ہے۔ دل کی حالت اور خون کے دباؤ میں بھی قدرے افاقہ ہے لیکن عام ضعف کی شکایت ہے۔ احباب جماعت بالخصوص صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

"پاکستان میں سائنس اور ٹکنالوجی کا مستقبل"

فضل عمر سائنٹیفک سوسائٹی کے زیر اہتمام کامیاب لیکچر

لاہور ۲ اپریل۔ آج شام وائی ایم سی اے ہال میں فضل عمر سائنٹیفک سوسائٹی کے زیر اہتمام ڈاکٹر مظفر الدین قریشی ایم ایس سی۔ پی ایچ ڈی ڈائرکٹر آف انڈسٹریز مغربی پنجاب نے "پاکستان میں سائنس اور ٹکنالوجی کا مستقبل" کے موضوع پر ایک دلچسپ اور پر از معلومات تقریر فرمائی۔ آپ نے دنیا میں سائنس کی ترقی کی تاریخ بیان کرتے ہوئے یونانیوں اور عربوں کی مساعی کو بہت سراہا اور بتایا کہ کس طرح انہوں نے حیرت انگیز ایجادات کر کے دنیا کے علم اور سائنس میں اضافہ کیا۔

ڈاکٹر صاحب نے وثوق ظاہر کیا کہ پاکستان میں بھی سائنس اور ٹکنالوجی کا مستقبل نہایت شاندار ہے۔ ضرورت صرف متحدہ کوشش اور پلان کئے ہوئے پروگرام کی ہے۔ پاکستانی ذہنی طور پر کسی دوسری قوم سے پیچھے نہیں ہیں۔

آپ نے نوجوان سائنس دانوں سے اپیل کی کہ وہ سائنس اور ریسرچ کی ترقی کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔

لیکچر کے بعد سوالات اور جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔

آخر میں ڈاکٹر ایس ڈی مظفر پرنسپل انجینئرنگ کالج لاہور نے مقرر کا اور فضل عمر سائنٹیفک سوسائٹی کا شکریہ ادا فرمایا اور کہا کہ فضل عمر سائنٹیفک سوسائٹی خاموشی سے ٹھوس کام کرنے والی سوسائٹی ہے۔

ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا جن میں کالجوں کے پروفیسرز اور طلباء نیز گورنمنٹ کے اعلیٰ افسران بھی موجود تھے۔ (سٹاف رپورٹر)

پاکستان اور پولینڈ میں تجارتی معاہدہ

کراچی ۲ اپریل۔ پاکستان اور پولینڈ کے نمائندوں کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ طے پا گیا ہے۔ جس کی دونوں حکومتیں بعد میں تصدیق کریں گی۔

معاہدہ کے مطابق پولینڈ پاکستان سے پٹ سن کچی کھالیں اور کھیلوں اور جراحی کا سامان حاصل کرے گا۔ اور اس کے بدلے میں کوئلہ۔ لوہا۔ فولاد اور سوتی کپڑا دے گا۔

شام کے سابق وزراء اور حکام کی رہائی

دمشق ۲ اپریل۔ دمشق میں مقیم عرب نمائندوں کا بیان ہے کہ شامی پارلیمنٹ کے جن افسران اور سابق وزراء کو انقلاب کے بعد دمشق کے فوجی ہسپتال میں روک دیا گیا تھا اب انہیں رہا کر دیا گیا ہے۔

جن لوگوں کو رہا کیا گیا ہے ان میں سابق وزیر داخلہ اور وزیر مالیات اور تجربہ کار عرب سیاست دان فارس الخوری شامل ہیں۔

پاکستان نے افغانستان کو پوری تجارتی سہولتیں دے رکھی ہیں

کابل ریڈیو کے ایک الزام کی وزارت خارجہ کے ترجمان کی طرف سے تردید

کراچی ۲ اپریل۔ پاکستان کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ حکومت پاکستان نے افغانستان گورنمنٹ کو پوری پوری تجارتی سہولتیں دے رکھی ہیں۔ کابل ریڈیو کا یہ الزام بالکل غلط ہے کہ افغانستان کی مالی مشکلات کی بڑی وجہ یہ ہے کہ پاکستان اس کی تجارت میں روکاوٹیں ڈال رہا ہے۔

وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا حقیقت یہ ہے کہ پاکستان بعض ایسی چیزیں بھی افغانستان کو بھیج رہا ہے جن کی خود اسے ضرورت ہے۔ اس وقت تک افغانستان گورنمنٹ نے ایک بار بھی پاکستان کی طرف سے غلط طور پر سامان روکنے کی شکایت نہیں کی۔

بین المملکتی کانفرنس شروع ہو گئی

نئی دہلی ۲ اپریل۔ آج صبح بین المملکتی کانفرنس کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ اجلاس میں بعض امور کو ایجنڈے سے علیحدہ کر دینے کا فیصلہ ہوا اور باقی امور پر غور کرنے کیلئے مختلف کمیٹیاں مقرر کر دی گئیں۔ پاکستانی وفد کی راہنمائی مسٹر غلام محمد کر رہے ہیں۔

کشمیر کی آزاد فوج کو ہرگز توڑا نہیں جائے گا

راولپنڈی ۲ اپریل۔ سردار محمد ابراہیم صدر آزاد کشمیر گورنمنٹ نے ایک بیان میں کہا کہ آزاد فوج کو ہرگز توڑا نہیں جائے گا۔ کشمیر کمیشن نے اپنے خطوط میں تسلیم کر لیا ہے کہ "مقامی حکام" سے مراد آزاد علاقہ میں آزاد حکومت ہوگی۔ کمیشن کی اس رائے سے ہندوستان کو بھی مطلع کر دیا گیا تھا اور ہندوستان نے اسے تسلیم کر لیا تھا۔

سردار ابراہیم نے کہا۔ گو رائے شماری کا انتظام مکمل ہونے پر آزاد فوج کو ناظم اعلیٰ متعین کریں گے۔ لیکن وہ آزاد علاقے کی سلامتی کا خیال رکھیں گے۔ اور مہاراجہ کی حکومت کو آزاد علاقے میں مداخلت کرنے کی ہرگز اجازت نہ ہوگی۔

آخر میں آپ نے کہا۔ اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ رائے شماری کا نتیجہ ہمارے ہی حق میں نکلے گا۔

الاؤنس لینے والے مہاجرین کو اطلاع

لاہور ۲ اپریل۔ جو پناہ گزین کسٹوڈین مغربی پنجاب سے گذارے کا الاؤنس حاصل کر رہے ہیں۔ ان کے استحقاق کی جانچ پڑتال وزارت مہاجرین حکومت پاکستان کر رہی ہے جس کے دفاتر ریذیڈنسی مال روڈ لاہور میں ہیں۔

الاؤنس پانے والوں میں سے کئی لوگوں نے ذہنی اس جائداد کی پوری تفصیل نہیں دی تھی جس کی بنا پر ان کے نام الاؤنس منظور کئے گئے تھے۔ اب انہیں چاہیئے کہ جائنٹ سیکرٹری وزارت مہاجرین کے دفتر میں ضروری کوائف پیش کریں۔ یہ کوائف ان فارموں پر دیئے جائیں جو زمین کے دعاوی پیش کرنے کے لئے مقرر ہیں۔ اور جو بندوبست کے دفاتر پٹواریوں اور اسٹامپ فروشوں سے مل سکتے ہیں۔

جرائم کی رفتار میں کمی!

لاہور ۲ اپریل۔ فروری ۱۹۴۹ء کے اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ مغربی پنجاب میں جرائم کی رفتار میں مزید کمی ہوئی ہے قتل اور ڈاکہ زنی کی واردات خاص طور پر کم ہوئی ہیں۔

مکانوں اور دوکانوں کی نئی الاٹمنٹ کی درخواستیں ۱۵ جون تک دی جا سکتی ہیں

لاہور ۲ اپریل۔ متروکہ جائداد کی دوبارہ الاٹمنٹ کے سلسلے میں جو سرکاری اطلاع کل شائع ہوئی تھی اس میں غیر رجسٹرڈ کارخانوں کے متعلق درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ غلطی سے رہ گئی تھی۔ یہ تاریخ ۳۱ مئی ۱۹۴۹ء ہے۔ درخواستیں ڈپٹی کمشنر بحالیات وصول کریں گے۔

مکانوں اور دوکانوں کی تین سال کے لئے الاٹمنٹ کی درخواستیں پیش کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ مئی کی بجائے ۱۵ جون ۱۹۴۹ء کر دی گئی ہے۔ کارخانوں، مکانوں اور دوکانوں کے فارم بحالیات کے ڈپٹی کمشنروں کو مہیا کئے گئے ہیں۔ یہ فارم اردو میں بھی چھپوائے جا رہے ہیں اور مقامی ڈپٹی کمشنر بحالیات کے دفتر سے ۲۰ اپریل ۱۹۴۹ء کے بعد مل سکیں گے۔

پنجاب کے ۲ ادیبوں کو انعام

لاہور ۲ اپریل۔ حکومت پنجاب نے کتابوں کے مشاورتی بورڈ کے فنڈ ترقی ادب میں سے حسب ذیل اصحاب کو انکی اردو ادب کی خدمت کے صلہ میں پانچ پانچ سو روپے کا انعام دیا ہے۔

(۱) صوفی غلام مصطفیٰ تبسم ایم۔ اے۔ پی۔ ای۔ ایس لاہور کو ان کی تصنیف بعنوان "جھولنے" اور

(۲) مسٹر غلام عباس لاہور کو "آنندی" کے سلسلے میں

پرنٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
مسعود احمد خورشید پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ

الفضل

۳ اپریل ۱۹۴۹ء

نسل و رنگ

چند دن ہوئے اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ ایک آسٹریلیا کی رہنے والی بیوی نے جنرل میکارتھر سے درخواست کی تھی۔ کہ آسٹریلیا کی حکومت اس کے خاوند کو جو قومیت کے لحاظ سے امریکن ہے مگر فلپائن میں پیدا ہوا تھا آسٹریلیا میں اپنے بال بچوں کو ملنے کے لئے داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتی۔ اس لئے آسٹریلیا کی حکومت سے کہا جائے۔ کہ وہ اس کے خاوند کو داخل ہونے کی اجازت دے دے۔ مگر جنرل میکارتھر کی درخواست مسٹر کالول آسٹریلیا کے امی گریشن وزیر نے مسترد کر دی ہے۔ اس پر اس مظلومہ نے احتجاج کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر مسٹر کالول میں ذرا بھی انسانیت ہے۔ تو وہ اور نہیں تو کم از کم وجوہات بیان کرے۔ کہ وہ کیوں میاں بیوی کو ملنے نہیں دیتا۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ گویا ہمارے شادی کے سرٹیفکیٹ میں یہ بات بھی درج ہونا چاہیئے تھی۔ کہ مسٹر کالول جب چاہے ہمیں ایک دوسرے سے علیحدہ کر دے۔

آسٹریلیا میں گذشتہ ایک آدھ صدی کے عرصہ میں یورپ کے سفید باشندے آباد ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اصل باشندوں کا تقریباً نام و نشان مٹا دیا ہے۔ یورپ آجکل اپنے آپ کو تہذیب و تمدن کا گہوارہ سمجھتا ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے۔ کہ ان کی تہذیب کے فیوض محض یورپ کے باشندوں تک ہی محدود ہیں۔ وہ سوائے یورپین اقوام کے باقی تمام بنی نوع آدم کو حقیر خیال کرتے ہیں۔ اور ایشیائیوں سے صرف اس حد تک تعلق رکھنا چاہتے ہیں۔ جس حد تک وہ ان کے ممالک کی دولت کو لوٹ کھسوٹ کر اپنا پیٹ بھر سکیں۔ بس اس سے زیادہ وہ ان سے کوئی راہ و رسم نہیں رکھنا چاہتے۔ پھر یہ لوگ اپنے آپ کو عیسائی بھی سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ صرف عیسائیت ہی اپنے ہمسایوں اور دوسرے انسانوں کے ساتھ محبت اور رواداری سکھاتی ہے۔ وہ بڑے فخر سے "عیسائی تہذیب" کا نام لیتے ہیں۔ اور "عیسائی دنیا" کی خوبیوں پر قصیدے لکھتے رہتے ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے۔ کہ ان میں رواداری نام کو بھی نہیں۔ وہ سوائے یورپینوں کے کسی کو انسان نہیں سمجھتے۔

اس کی وجہ جہاں تک ہم نے سوچا ہے وہ یہ ہے کہ عیسائیت جو محض چند غیر عقلی اعتقادات کا مجموعہ بن کر رہ گئی ہے۔ اور اس میں معمولی عملی زندگی کے لئے کوئی راہ نمائی موجود نہیں یورپ سے رخصت ہو چکی ہے۔ اور یہ لوگ محض وطن و نسل کے امتیازات کے جاہلی راستہ پر گامزن ہیں۔ حقیقی انسانیت کے اصول انہوں نے ترک کر دیئے ہیں۔ اور تہذیب کے معنے انہوں نے محض دنیاوی طاقتوں کا حصول سمجھ لیا ہے۔

اس وقت دنیا میں جو بدامنی رونما ہو رہی ہے سو، اگر اسلام کی پر حکمت تعلیم نے آگے بڑھ کر دنیا کو اس تباہی سے نہ بچایا۔ جو مغربی تہذیب کے دلدادگان اندھی طاقت کی پرستش کی وجہ سے اس پر لانا چاہتے ہیں۔ تو وہ دن دور نہیں کہ یہ تمام د[illegible] ائی جنگلی زندگی کی طرف لوٹ جا[illegible] سے بتدریج وقتاً فوقتاً انبیاء علیہم السلام نے اس کو نکالا ہے۔

مذاقِ سلیم

ثاقب زیروی "مرزائی" نے انجمن حمایت الاسلام کے مشاعرہ میں ایک نظم پڑھی جو حاصل مشاعرہ سمجھی گئی۔ اور انگریزی معاصر سول اینڈ ملٹری گزٹ سے لے کر معاصر زمیندار تک ہر لاہور کے اخبار میں نظم کی تعریف چھپی۔ قیامت یہ ہوئی۔ کہ گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین نے مشاعرہ میں اس نظم کو دوبارہ سننے کی فرمائش کی۔ اور یہ فخر کسی دوسرے شاعر کو اس نشست میں نصیب نہ ہو سکا۔ کہتے ہیں کہ بعض قد آور شعرا نے ایک نو آموز کی یہ قدر افزائی دیکھ کر وہاں سے کھسک جانے کو ہی غنیمت سمجھا۔ کیونکہ انہیں ڈر تھا۔ کہ فضا کے اس طرح "بگڑ جانے" سے ان کا رنگ اب شاید نہ جم سکے گا۔

دوسرے دن تقریباً تمام اخبارات میں اسی نظم کا چرچا تھا۔ کیونکہ ابھی تک کسی کو ہوش نہ آیا تھا۔ کہ ایک مرزائی چھوکرا بڑے بڑے جگادری غیر مرزائی شعرا کی دستار فضیلت راتوں رات چھین لے گیا ہے۔

دو چار دن کے بعد جب خمار کم ہوا تو سب سے پہلے زمیندار کے حاجی لق لق صاحب کو ہوش آیا کہ گذشتہ مشاعرہ میں کیا غضب ہو گیا ہے۔ آپ نے جھٹ نعرہ الا اللہ لگایا اور

تنبل مرا تازیانہ لاتا

کہہ کر نظم کے جو معاصر احسان میں شائع ہو چکی تھی اپنی دانست میں پرخچے اڑا کر رکھ دیئے۔ گویا جو تیر کمان سے نکل چکا تھا۔ اسکو پکڑنے نکل کھڑے ہوئے۔ آپ نے وہی طریق اختیار کیا جو ہمیشہ ایسے لوگوں کا قاعدہ رہا ہے۔ ہمیشہ ہوتا آیا ہے کہ اسلام پیش کرنے والوں کا اثر ایک "جادو" کے لفظ سے زائل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور کبھی یہ لفظ "صابی" کبھی "وہابی" اور کبھی "مرزائی" بن جاتا ہے۔

اصل چیز تو یہ تھی جس نے حاجی لق لق کو اپنی منقار زیر پر کو نکالنے پر اکسایا لیکن چونکہ تنہا یہ بات شاید آجکل کی فضا میں زیادہ پر اثر نہ ثابت ہوتی۔ جیسا کہ معاصر زمیندار کے اداراتی مقالوں کا حشر ملاحظہ کر چکے تھے۔ اس لئے نظم کو عروض اور محاورے کے ترازو پر تولنے کی بھی ضرورت محسوس ہوئی۔ لیکن بڑی ہندی کی چندی نکالنے کے بعد نتیجہ صرف اتنا برآمد ہوا کہ یہاں "نون" کا اعلان ہو گیا ہے۔ اور وہاں عبارت محاورے کے خلاف ہو گئی ہے۔ خیر یہ تو حاجی لق لق کے نکات ہیں۔ ہمیں اس ضمن میں جس بات نے زیادہ لطف دیا وہ معاصر "تسنیم" کا "تکلف برطرف" ہے۔ حاجی لق لق کی عیب چینیوں کو بیان کر کے معاصر فرماتا ہے۔

"بہرحال یہ اچھا ہوا کہ قادیانیوں کے متعلق ذوق سلیم سے بہرہ مند ہونے کا جو اندیشہ پیدا ہو چلا تھا وہ دور ہو گیا حاجی لق لق نے مرزائیت اور ادب دونوں کی گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور دونوں کی طرف سے انہیں سرہا ملنا چاہیئے"

اس پر ہم معاصر کی خدمت میں شاعر مشرق اقبال کا صرف ایک مصرعہ ہی عرض کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ شاعر مشرق فرماتے ہیں ؎

جو کام کچھ کر رہی ہیں قومیں انہیں مذاق سخن نہیں ہے

یہاں مذاق سخن ان خاص معنے میں سمجھنا چاہیئے۔ جیسے آجکل کی غیر اسلامی فضا میں مذاق سخن سمجھا جاتا ہے۔ ورنہ ؎

عشق کے درد مند کا طرز کلام اور ہے

ثاقب کی کامیابی کا بڑا راز یہ ہے کہ اس کی نظم کے پیچھے ایک حقیقت تھی۔۔۔۔ یعنی احمدیت ـــ عمل نہ کہ محض لسانی ؛

ان تنصر اللہ ینصرکم

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم کے ماتحت صیغہ "مقامی تبلیغ" کا دوبارہ اجراء کیا گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ اس خاص تحریک کے چندوں کا اپنی جماعتوں میں اہتمام کے ساتھ انتظام کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ حسب دستور سابق ترسیل زر دفتر محاسب صاحب کے نام ہونی چاہیئے۔ فی الحال چندہ لاہور روانہ کیا جائے۔

ناظر تبلیغ حلقہ جھنگ

اطلاع برائے کمیٹی حصہ داران اسلام پور اسٹیٹ

اسلام پور اسٹیٹ کے حصہ داروں کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع کی جاتی ہے۔ حصہ داران کی ایک میٹنگ ایام جلسہ میں ربوہ میں ہو گی۔ ہر حصہ دار خود آنے کی کوشش کرے یا اپنی طرف سے اپنا نمائندہ بھیج دے۔ بعض اہم اور ضروری فیصلے پیش نظر ہیں۔

فتح محمد سیال

جودھامل بلڈنگ لاہور

جملہ دیہاتی مبلغین ربوہ پہنچ جائیں

جملہ دیہاتی مبلغین جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ۱۳ اپریل کو ربوہ پہنچ جائیں۔

انچارج دفتر بیعت

بلغاریہ کے باشندے ترکی فرار ہو رہے ہیں

انقرہ ۲ اپریل۔ ترکی کے سرحدی دیہاتوں میں بلغاریہ سے فرار ہونے والوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ حالانکہ بلغارین سرحدی فوج ان کو روکنے کے لئے بڑے ظالمانہ طریقے اختیار کر رہی ہے۔ ایک نوجوان تارک وطن نے جو یونیورسٹی کا شعبہ اقتصادیات کا گریجوایٹ ہے بتایا ہے کہ اگر کوئی سرحد کے قریب نظر آتا ہے تو پولیس اندھا دھند چلاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سرحد کے قریب نمایاں مقامات پر لاشیں رکھدی گئی ہیں تا کہ بھاگنے والوں کے لئے تنبیہ کا کام دے۔ (دستار)

مقدمہ میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست

لیگوس نائیجیریا مغربی افریقہ میں مخالفین نے جماعت کے خلاف ایک مقدمہ عدالت میں دائر کیا تھا جس کا نتیجہ ان کے خلاف نکلا اور خدا تعالیٰ نے اپنے سلسلہ کا بول بالا کیا۔ اب مخالفین نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہے جس کی سماعت عنقریب ہونے والی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ کامیابی عطا فرمائے۔ اور اپیل کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو۔ (آمین)

(وکیل التبشیر تحریک جدید)

خطبہ جمعہ

نمبر ۱۱

اس دفعہ جلسہ سالانہ پر غالباً اسی ہزار روپیہ خرچ آئیگا مگر اس وقت تک چندہ صرف اٹھائیس ہزار آیا ہے

اپنی قربانیوں کے معیار اور کام کی رفتار کو ابھی اور بڑھاؤ

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

فرمودہ ۲۵ مارچ ۱۹۴۹ء بمقام مسجد احمدیہ لاہور

مرتبہ:- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے گزشتہ جمعہ میں ان اوہام کے متعلق جو بعض لوگوں کے دلوں میں ربوہ میں جلسہ کرنے کے متعلق پیدا ہو رہے ہیں۔ کچھ باتیں بیان کی تھیں۔ آج میں پھر اسی مضمون کے متعلق ایک اور نقطۂ نگاہ سے توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جلسہ سالانہ کے متعلق جو وہاں انتظامات ہو رہے ہیں۔ میں کل ان کو دیکھنے کے لئے ربوہ گیا تھا چونکہ اس جگہ پر کوئی رہائشی مکانات نہیں ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ ہمیں وہاں رہائش کے لئے

عارضی انتظامات

ہی کرنے ہونگے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے میں نے انجینئروں سے مشورہ کرنے کے بعد ساڑھے تیرہ ہزار روپیہ کی منظوری عارضی شیڈ بنانے کے لئے دے دی ہے۔ اور اس میں پچاس شیڈ بنائے جا رہے ہیں ہر شیڈ ۹۰ فٹ لمبا اور ۱۶ فٹ چوڑا ہے۔ درمیان میں ستون ہیں۔ اس طرح ہر شیڈ دو حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے۔ ہمارا اندازہ یہ ہے کہ ہر شیڈ میں ۱۲۵ یا ڈیڑھ سو تمیں آدمی آ سکتے ہیں۔ اس طرح پچاس شیڈ میں قریباً چھ ہزار آدمی کی گنجائش ہے۔ ان میں سے بیس شیڈ مستورات کے لئے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ جن میں ۲½ ہزار کے قریب مستورات کے رہنے کی گنجائش ہوگی۔ لیکن چونکہ جلسہ سالانہ کے ایام آنے تک موسم گرم ہو جائے گا۔ اور لوگ غالباً پسند کریں گے۔ کہ وہ باہر نکل کر سوئیں اس لئے خیال ہے کہ یہ عمارت ۳۰-۴۰ بلکہ ۵۰ ہزار آدمی کے لئے کافی ہوگی۔ کیونکہ صرف اسباب اندر رکھنا ہوگا۔ سونے کے لئے لوگ باہر لیٹنا زیادہ پسند کریں گے۔ اسباب کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر الگ الگ جماعتوں کو رکھا جائے۔ تب بھی ہمارا خیال ہے کہ یہ شیڈ ۱۲-۱۵ بلکہ ۲۰ ہزار آدمی کے لئے کافی ہونگے۔ چونکہ جماعت جب جلسہ پر آتی ہے تو بالعموم اپنے چندے بھی ساتھ لاتی ہے۔ اور بالعموم وہ ان ایام میں اپنے

گزشتہ حسابات

بھی دیکھنا چاہتی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف دفاتر سے لوگوں کو مختلف کام ہوتے ہیں۔ بعض کو اپنے جھگڑوں اور تنازعات کے سلسلہ میں امور عامہ کے دفتر سے کام ہوتا ہے۔ یا رشتہ ناطہ کے لئے وہ شعبہ رشتہ ناطہ سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ یا بیت المال والوں سے وہ اپنے بجٹ کے سلسلہ میں ملنا چاہتے ہیں۔ یا دفتر محاسب میں وہ اپنی امانتیں رکھوانا یا اپنی امانتیں نکلوانا چاہتے ہیں۔ اس لئے ان دفاتر کے لئے بھی وہاں مکانات بنانے ضروری تھے۔ چنانچہ میں نے انجینئروں سے مشورہ کرنے کے بعد اس غرض کے لئے عارضی طور پر بارہ کمرے بنانے کا حکم دے دیا ہے اور وہیں خزانہ بنانے کی ہدایت بھی دے دی ہے۔ اس طرح جو مستقل افسر ہیں۔ اور جن کو جلسہ سالانہ کے ایام میں رات دن کام کرنا پڑے گا ان کے لئے بھی علیحدہ انتظام کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اسکے لئے بھی میں نے چھ مکانات الگ بنوانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور متعلقہ کارکنان کو اسکے متعلق ہدایت دے دی ہے۔ یہ تمام مکانات صرف عارضی طور پر بنائے جائیں گے ان پر قریباً

۱۸-۲۰ ہزار روپیہ

صرف ہوگا۔ لیکن اس میں سے خرچ کا کچھ حصہ سلسلہ کو واپس مل جائے گا۔ مثلاً جب یہ مکانات توڑے جائیں گے۔ تو ان کی کچی اینٹیں کچھ تو ضائع ہو جائیں گی لیکن انجینئروں کا خیال ہے۔ کہ دو تہائی اینٹیں آئندہ کی ضروریات کے لئے بچ جائیں گی۔ اس طرح ان مکانات میں جو لکڑی استعمال کی جائے گی۔ وہ بھی بچ جائے گی۔ ہمارا اندازہ یہ ہے۔ کہ نصف کے قریب خرچ واپس مل جائے گا۔ اور صرف دس ہزار روپیہ ایسا ہوگا۔ جو جلسہ کی خاطر خرچ ہوگا۔ میں نے یوں بھی اندازہ لگایا ہے کہ انجمن کے جو دفاتر ہیں وہ قادیان کی نسبت اب بہت بڑھ گئے ہیں۔ قادیان میں ہمارا سو کے قریب کلرک تھا۔ لیکن اس وقت غالباً زیادہ ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی دفتر لاہور میں ہے۔ کوئی چنیوٹ میں ہے اور کوئی احمد نگر میں ہے۔ اسکے علاوہ، ہمارے دفاتر اب ۲ ملکوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ گویا ہمارے دفتر کا کام پہلے کی نسبت بہت بڑھ گیا ہے۔ بلکہ اب تو ایک مستقل دفتر

حفاظت مرکز

کے لئے ہی قائم ہو چکا ہے۔ اور اس کا کام یہی ہے کہ قادیان کے متعلق جو مشکلات پیدا ہوں ان کا ازالہ کرے۔ گورنمنٹ سے خط و کتابت کرے۔ جماعتوں کو قادیان کے حالات سے باخبر رکھے۔ اور ہر قسم کا ضروری ریکارڈ جمع کرتا رہے پھر چونکہ قادیان کی صدر انجمن احمدیہ بھی قائم ہے اسکے دفاتر الگ ہیں۔ مگر ان دفاتر کا صرف خرچ کے ساتھ تعلق ہے۔ ربوہ میں مکانات کی تعمیر یا صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اسی طرح تحریک جدید کے بہت سے کارکنان ہیں۔ ان سب کارکنوں کو اگر ملایا جائے تو ہزار، بارہ سو تک ان کی تعداد پہنچ جاتی ہے۔ اور ان کی رہائش کے لئے کم سے کم اڑھائی تین سو مکانات کی ضرورت ہے۔ اب تو ہمارے ۳ مکان لاہور میں ہیں۔ ہمارا کالج بھی یہیں ہے کچھ مکانات چنیوٹ میں ہیں۔ ۴۰-۵۰ مکانات احمد نگر میں ہیں۔ اور کچھ حصہ کارکنوں کا خیموں میں رہتا ہے۔ جب دفاتر اکٹھے ہوں گے۔ تو ہمیں ضرورت ہوگی۔ کہ ان کے لئے اڑھائی سو خیمہ لگوایا جائے۔ اور اگر اڑھائی سو خیمہ لگوا دیا جائے۔ تب بھی اول تو خیموں میں وہ آرام میسر نہیں آ سکتا جو مکانات میں ہوتا ہے۔ دوسرے اگر اڑھائی سو خیمہ خریدا جائے۔ تو سوا لاکھ روپیہ میں آتا ہے۔ ان خیموں کو اگر دوبارہ مکانات بننے پر بیچ بھی دیا جائے۔ تب بھی

ساٹھ ستر ہزار کا نقصان

ہمیں برداشت کرنا پڑے گا۔ اور اگر اڑھائی سو خیمہ کرایہ پر لیا جائے۔ تو اٹھارہ روپیہ ماہوار پر ایک خیمہ ملتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ۴۵۰۰ روپیہ ماہوار صرف کرایہ پر صرف ہوگا۔ اگر یہ خیمے ایک سال تک رکھے جائیں۔ جب تک ہماری عمارتیں مکمل نہ ہو جائیں۔ تو ۵۴ ہزار روپیہ سالانہ صرف کرایہ پر خرچ آ جائے گا۔ اور پھر ان خیموں کے پہونچانے اور واپس لانے میں جو خرچ ہوگا۔ وہ بھی چار چار یا پانچ پانچ روپیہ فی خیمہ سے کم نہیں ہو سکتا۔ ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے یہ سمجھا کہ اگر ہم ان عارضی عمارتوں کو جو جلسہ سالانہ کے لئے بنائی جا رہی ہیں بعد میں توڑیں نہیں بلکہ اسی طرح رہنے دیں۔ تو ہمارا بیس ہزار روپیہ جو ان عمارتوں پر خرچ ہوگا۔ اس میں سے دس ہزار روپیہ تو لقیناً جلسہ سالانہ کے لئے خرچ ہونا تھا۔ باقی دس ہزار روپیہ جو لکڑی اور اینٹوں کی صورت میں ہمیں واپس مل سکتا تھا۔ وہ ان عمارتوں کو سال بھر قائم رکھنے سے کہ ہمارے دفاتر اور کارکنوں کو اکٹھا رکھنے میں کام آ سکتا ہے۔ میں نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ فی بیرک چھ چھ مکان بن سکتے ہیں۔ اور چونکہ پچاس بیرکیں ہیں۔ اس لئے بعد میں بڑی آسانی سے

تین سو مکان

بن سکتا ہے۔ اگر ہم ان مکانات کو سال بھر رہنے دیں۔ تو دس ہزار روپیہ کا نقصان اٹھانے کی بجائے ہمیں کم سے کم چالیس ہزار روپیہ کی بچت ہوگی۔ اگر ہم خیمے لگائیں۔ تو ہمیں پچاس ہزار روپیہ سالانہ کرایہ ادا کرنا پڑے گا۔ اور اگر ہم خیمے خرید کر سال بھر کے بعد بیچیں۔ تو ہمیں ساٹھ ستر ہزار روپے کا گھاٹا برداشت کرنا پڑیگا لیکن اگر یہ شیڈ اور مکانات اسی طرح پر کھڑے رہیں۔ اور چھ چھ مکان فی بیرک بنا دیئے جائیں تو تین سو مکان بن جائے گا۔ ان پچاس شیڈوں کے علاوہ جو عارضی مکانات وہاں جلسہ سالانہ کے لئے بنائے جا رہے ہیں۔ جو یہ دفاتر بھی ہوں گے۔ ناظروں کے لئے مکانات بھی ہوں گے۔ پرائیویٹ سیکرٹری کا بھی دفتر ہوگا۔ اور میرا مکان بھی ہوگا۔ اکسیر ہمارے

اخراجات کا اندازہ

چار ہزار روپیہ ہے۔ کیونکہ بہر حال کسی چھوٹی سی جگہ میں یہ سارے دفاتر نہیں آ سکتے۔ دس بارہ افسروں کے لئے جگہ کی ضرورت ہوگی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے لئے جگہ کی ضرورت ہوگی۔ اور پھر میری رہائش کے لئے جگہ کی ضرورت ہوگی۔ اسکے لئے ہم نے جو نقشہ تجویز کیا ہے۔ اسکے مطابق ۴ ہزار خرچ کا اندازہ ہے۔ اور اگر اس خرچ کو پورے سال پر پھیلا دیا جائے۔ تو ۳½ سو روپیہ ماہوار کا خرچ ہے۔ جو سلسلہ کو برداشت کرنا پڑے گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر جلسہ سالانہ کے فوراً بعد ہم دفاتر منتقل کرنے کی کارروائی شروع کر دیں اور موجودہ

عارضی عمارات

کو قائم رکھیں تو بجائے نقصان کے ہمیں تیس چالیس ہزار روپیہ کا فائدہ رہے گا۔ اور مزید فائدہ یہ ہوگا کہ سب کارکن اکٹھے رہیں گے۔ اور کام میں پہلے کی نسبت زیادہ ترقی ہوگی۔ میں نے یہ ساری تمہید اس لئے باندھی ہے۔ کہ اس دفعہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں صرف رہائش پر ہمیں ۲۰۰۰۰ ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ کھانے پینے کا خرچ اس سے الگ ہے۔ ہماری جماعت کے نمائندگان نے مجلس شوریٰ میں متفقہ طور پر یہ کہا تھا کہ اگر ساری جماعت اپنی ماہوار آمدن کا دس فی صدی حصہ چندہ جلسہ سالانہ کے لئے پیش کر دے تو اس کے بعد یہ ضرورت نہیں رہتی کہ اس کی نسبت دس سے پندرہ فی صدی تک بڑھا دی جائے۔ اور میں نے جماعت کے اس مشورہ کو قبول کرتے ہوئے فیصلہ کیا تھا کہ جماعتیں دس فی صدی کے حساب سے چندہ جلسہ سالانہ ادا کیا کریں۔ اگر دس فی صدی چندہ دینے کے بعد بھی ضروریات پوری نہ ہوں۔ تو اس کے بعد اسے پندرہ فی صدی تک بڑھایا جا سکتا ہے۔ ہم نے جب حفاظت مرکز کے سلسلہ میں اپنی جماعت کی ماہوار آمدن کا اندازہ لگایا تو جو ادھورا اور ناقص اندازہ ہمیں معلوم ہوا۔ وہ اندازہ جو کسی اور شخص نے نہیں بلکہ

افراد جماعت

نے خود اپنے متعلق پیش کیا تھا۔ وہ ۱۳ لاکھ روپیہ ماہوار کا تھا۔ یہ اندازہ یقیناً ناقص اور ادھورا تھا۔ بہت سے افراد ایسے تھے۔ جنہوں نے اپنی آمدنیں نہ بتائیں۔ اور بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنی کمزوری کی وجہ سے کم آمدنی بتائی۔ درحقیقت کسی صورت میں بھی ہماری جماعت کی ماہوار آمد پچیس لاکھ روپیہ سے کم نہیں۔ اور پچیس لاکھ پر دس فی صدی چندہ جلسہ سالانہ کے کے معنے اڑھائی لاکھ روپیہ کے بنتے ہیں۔ لیکن اگر اسی آمد کو صحیح سمجھ لیا جائے۔ جو جماعت کے افراد کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ تب بھی دس فی صدی کے حساب سے ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ چندہ جلسہ کے لئے جمع ہونا چاہیئے۔ مجھے لاہور کی بجٹوں کا ہی چندہ معلوم ہے۔ کیونکہ میں نے خود رجسٹر دیکھے ہیں۔ یہاں کی جماعت کی ماہوار آمد جو رجسٹروں میں درج ہے وہ پچاس ہزار روپیہ ہے۔ دس فی صدی کے لحاظ سے پانچ ہزار روپیہ صرف لاہور کی جماعت کی طرف سے آنا چاہیئے۔ اور ابھی

سارے پاکستان

میں مشرقی پاکستان میں بھی اور مغربی پاکستان میں بھی۔ بڑی بڑی جماعتیں ہیں۔ اور سب کے چندے اگر اسی نسبت سے اکٹھے ہوں تو یقیناً ایک بہت بڑی رقم جمع ہو سکتی ہے مگر مجھے یہ معلوم کر کے بہت تعجب اور افسوس ہوا۔ کہ جلسہ سالانہ کے لئے اس وقت صرف ساڑھے اٹھارہ ہزار روپیہ آیا ہے۔ بالعبد میں معلوم ہوا کہ رپورٹ میں غلطی ہو گئی تھی۔ ساڑھے اٹھائیس ہزار کی جگہ ساڑھے اٹھارہ ہزار لکھا گیا تھا۔ یعنی مہمانوں کے ٹھہرانے کے لئے جو عارضی شیڈ بنائے جا رہے ہیں۔ اُن کے بنانے میں بھی ہمیں ڈیڑھ ہزار روپیہ کا گھاٹا رہے گا۔ حالانکہ کسی اور کے اندازہ کے رو سے نہیں بلکہ خود جماعت کے خود اپنے اندازہ کے مطابق ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ صرف دس فی صدی کے حساب سے آنا چاہیئے تھا۔ یہ سستی اور غفلت ہماری جماعت میں گذشتہ سالوں میں نظر نہیں آیا کرتی تھی۔ قادیان میں جلسہ ہوتا تھا۔ تو گو اس وقت بھی چندے میں کمی رہتی تھی۔ مگر بہرحال وہ اتنی نہیں ہوتی تھی۔ جتنی اس وقت ہے۔ اُس وقت ۴۷۔۴۸ ہزار کے قریب چندہ ہو جاتا تھا۔ اور ساٹھ ہزار کے قریب خرچ ہوتا تھا۔ مگر اس دفعہ جب کہ رہائش کے لئے ہم نے مکانات بھی بنانے ہیں۔ اور اخراجات پہلے سے بڑھ گئے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ۴۷۔۴۸ ہزار روپیہ آتا۔ اس وقت تک صرف ساڑھے اٹھارہ ہزار (ساڑھے اٹھائیس ہزار) روپیہ چندہ آیا ہے۔ میں جماعتوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں یہ

سستی اور غفلت

جلد سے جلد دور کرنی چاہیئے۔ اور چونکہ لاہور کی جماعت میرے سامنے بیٹھی ہے۔ قدرتی طور پر میں سب سے پہلے لاہور کی جماعت کو مخاطب کرتا ہوں۔ قادیان میں بھی جب میں خطبہ پڑھا کرتا تھا تو چونکہ قادیان کی جماعت ہی میرے سامنے ہوتی اس لئے سب سے پہلے میں اُس کو مخاطب کیا کرتا تھا اور وہ اس پر چڑا نہیں کرتی تھی۔ بلکہ خوش ہوتی تھی کہ اسے دوسروں سے پہلے دین کی خدمت میں حصہ لینے کا موقع مل رہا ہے۔ مگر یہاں آکر مجھے یہ ایک نیا تجربہ ہوا ہے۔ سارے لوگوں کے متعلق نہیں بلکہ بعض لوگوں کے متعلق کہ اگر انہیں اُن کے فرائض کی طرف توجہ دلائی جائے تو وہ بُرا مناتے ہیں۔ مگر بہرحال میرے لئے مجبوری ہے جو لوگ میرے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ وہی میرے پہلے مخاطب ہوں گے یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میرے سامنے تو تم بیٹھے ہو اور میری پہلی مخاطب کوئی اور جماعت ہو۔ پس سب سے پہلے میں لاہور کی جماعت کو اور پھر باقی جماعتوں کو اس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اگر

تمام جماعتیں

اپنے اس فرض کو ادا کریں۔ تو یقیناً اس چندے کی ادائیگی انہیں کوئی بوجھ محسوس نہیں ہوگی حقیقتاً اگر ساری جماعت کی ماہوار آمدن ۱۳ لاکھ ہی فرض کی جائے۔ گو جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ یہ اندازہ بالکل غلط تھا تب بھی ایک لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ آنا چاہیئے تھا۔ اور اگر یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ جماعت میں کچھ کمزور بھی ہوتے ہیں۔ جو پورا چندہ نہیں دے سکتے ہیں۔ اور صرف پانچ فی صدی کے حساب سے چندے کا اندازہ لگایا جائے۔ تو اس حساب سے بھی ۶۵ ہزار روپیہ آنا چاہیئے تھا۔ مگر آیا صرف ساڑھے اٹھارہ ہزار روپیہ (ساڑھے اٹھائیس ہزار) ہے جو ایک نہایت افسوسناک امر ہے ہمارا جلسہ ہر سال ہوتا ہے اور اس جلسہ کی غرض یہ ہے۔ کہ جماعت کے اخلاص اور اُن کے ایمانی جوش کو بڑھایا جائے۔ مگر ہر جلسہ پر دس بارہ ہزار روپیہ کا نقصان ہو جاتا ہے اور اس دفعہ تو خرچ غالباً

اسّی ہزار روپیہ

کے قریب ہوگا۔ اور آمد ساڑھے اٹھارہ ہزار (ساڑھے اٹھائیس ہزار) ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ابھی وقت ہے اور جماعتیں جلسہ سالانہ سے پہلے اپنا چندہ بھجوا سکتی ہیں۔ لیکن جس نسبت اور رفتار سے یہ چندہ آ رہا ہے۔ وہ بہت افسوسناک ہے اور اس سے شبہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ شاید ہماری جماعت اس بوجھ کے اٹھانے میں غفلت کا ارتکاب کر رہی ہے۔ ممکن ہے کہ چونکہ نیا انتظام ہے۔ اور وہاں نئے سرے سے ہی تمام انتظامات ہونگے اور رہائش کے لئے مکانات بھی نہیں ہونگے اس لئے کچھ لوگ رہائش کے لئے سہولتیں نہ پاتے ہوئے اور کچھ کھانے پینے کی دقتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے نہ آئیں۔ اس کے علاوہ ہم اس سال غیر احمدیوں کو بھی عام دعوت نہیں دے رہے کیونکہ ہم ڈرتے ہیں کہ ممکن ہے بعد میں انہیں یہ شکایت پیدا ہو کہ ہمیں اچھا کھانا نہیں ملا۔ یا ہماری رہائش کا خاطر خواہ انتظام نہیں کیا گیا۔ صرف احمدیوں کو شامل ہونے کی دعوت دے رہے ہیں۔ اور چونکہ اُن کو بھی علم ہے کہ وہاں رہائش اور کھانے پینے کے لحاظ سے دقتیں ہونگی۔ اس لئے ممکن ہے بعض لوگ نہ آئیں۔ چنانچہ جہاں قادیان میں تیس ہزار آدمی ریل کے ذریعہ اور آٹھ دس ہزار آدمی پیدل آ جاتا تھا۔ وہاں موجودہ سال ہم نے ربوہ میں دس ہزار آدمیوں کے آنے کا اندازہ لگایا ہے پس ممکن ہے کہ اخراجات اِس وجہ سے کہ لوگ کم آئیں تھوڑے ہوں۔ لیکن بہرحال اس نئی صورت میں خواہ لوگ کم آئیں یا زیادہ عمارتوں کے اخراجات کے لئے بیس ہزار روپیہ ضرور صرف ہوتا ہے۔ اس طرح

بعض اور اخراجات

ایسے ہیں جو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کئے جا سکتے مثلاً پانی کا انتظام ہے۔ ربوہ میں پانی نہیں ملتا چھ میل پر سے پانی لانا پڑے گا۔ پانی کے لئے ٹنکیاں بنانی ہوں گی نوکر رکھنے پڑیں گے نئے نلکے لگوانے پڑیں گے۔ اور اس پر بارہ تیرہ ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ اور پانی چونکہ وقت پر مہیا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے قطع نظر اس کے کہ کتنے آدمی آئیں گے پانی کا انتظام کرنا ہوگا۔ پس اس خیال سے کہ لوگ کم آئیں گے ہمیں اس چندہ میں کمی نہیں آنے دینی چاہیئے۔ کیونکہ بعض قسم کے اخراجات ایسے ہیں جو لازمی ہیں اور وہ ضرور ہونگے پھر میں تو اس بات کا قائل ہی نہیں۔ کہ کوئی انسان محض وہموں کی وجہ سے اپنے فرض کو ادا نہ کرے۔ ہزاروں ہزار مثالیں ایسی ملتی ہیں۔ کہ لوگ سخت

خطرہ کی حالت میں بھی

اپنے گھروں کی ذمہ داریوں کو نہیں بھولتے۔ توپیں چل رہی ہوتی ہیں۔ گولے برس رہے ہوتے ہیں عمارتوں کو آگ لگ رہی ہوتی ہے۔ شہر خالی ہو رہے ہوتے ہیں۔ مگر عورتیں نکلتی ہیں تو پان کھانے کی شوقین عورتیں کہتی ہیں اپنے ساتھ پان کی دس گلوریاں تو رکھ لیں تاکہ رستہ میں کام آئیں۔ اسی طرح شہر خالی ہو رہے ہوتے ہیں تو عورتیں اپنے بچوں کے لئے روٹیاں پکانے یا پنجیری بنانے میں مشغول ہوتی ہیں۔ حالانکہ وہ یہ بھی جانتی ہیں کہ ممکن ہے پانچ دس منٹ کے بعد وہ سب قتل کر دیئے جائیں۔ جب دنیوی معاملات میں اپنی ذمہ واریوں کو بھولا نہیں جاتا تو کیا وجہ ہے کہ ہم دین کے معاملات میں محض وہموں کی وجہ سے اپنی تیاری کو چھوڑ دیں جو ہونا ہے وہ بہرحال ہو کر رہنا ہے ہمارا فرض یہ ہے کہ اگر برا بھی ہونا ہے۔ تو ہم اپنی آنکھیں بند کر کے اس کام میں لگے رہیں جو خدا نے ہم پر ڈالا ہے۔ اور آخر وقت تک اپنے فرائض کو ادا کرتے چلے جائیں۔ کام کرتے جانا ہمارا کام ہے۔ نتائج نکالنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہمیں اس کے وعدوں پر کامل یقین ہونا چاہیئے۔ اور اس یقین کو آخر وقت تک قائم رکھنا چاہیئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے زمانہ کا واقعہ ہے۔ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور اُس نے کہا یا رسول اللہ میرے بھائی کے پیٹ میں تکلیف ہے۔ اُسے دست آ رہے ہیں۔ میں کیا کروں آپ نے فرمایا جاؤ اور اُسے شہد پلاؤ۔ وہ گیا اور اُس نے شہد پلایا مگر دست بجائے کم ہونے کے اور بھی زیادہ ہو گئے۔ وہ دوبارہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اُس نے کہا یا رسول اللہ میرے بھائی کے دست تو شہد پلانے سے اور بھی بڑھ گئے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور شہد پلاؤ۔ وہ پھر گیا اور اُس نے شہد پلایا مگر دست اور بھی بڑھ گئے۔ اس پر وہ پھر واپس آیا اور اُس نے کہا۔ یا رسول اللہ میرے بھائی کے دست تو اور بھی بڑھ گئے ہیں آپ نے فرمایا جاؤ اور شہد پلاؤ۔ وہ گیا اور پھر اُس نے شہد پلایا۔ مگر اس دفعہ اُسے پہلے سے بھی زیادہ اسہال کی شکایت ہو گئی۔ وہ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ شہد پلانے سے تو دست اور بھی بڑھ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ خدا کا کلام سچا ہے۔ آپ کا مطلب یہ تھا۔ کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے شہد کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

فیہ شفاءٌ للناس

اس میں لوگوں کے لئے شفاء رکھی گئی ہے۔ جب خدا نے اسے شفاء قرار دیا ہے۔ تو اس کے بعد بھی اگر تیرے بھائی کے دستوں کو آرام نہیں آیا۔ تو میں تو یہی سمجھوں گا۔ کہ تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹ بولتا ہے خدا تعالے نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل درست ہے۔ دیکھو بظاہر یہ بات کتنی عجیب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ایمان کا کیسا عظیم الشان مظاہرہ ہے اسے دست آرہے ہیں۔ بیمار شکایت کرتا ہے کہ میرے دست بڑھ گئے ہیں۔ تیماردار کہہ رہے ہیں کہ دستوں کی تکلیف زیادہ ہو گئی ہے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اس کا پیٹ جھوٹ بولتا ہے۔ خدا نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل سچ ہے۔ ہمارے زمانہ کا بھی ایک واقعہ بالکل اسی قسم کا ہے

خواجہ غلام فرید صاحب چشتی

چاچڑاں والے جو بہاولپور کے نواب صاحب کے پیر تھے ایک دفعہ دربار میں بیٹھے تھے کہ آتھم کی پیشگوئی کا ذکر آگیا۔ آتھم کی پیشگوئی کا وقت گذر چکا تھا۔ عیسائی ہنسی اڑا رہے تھے۔ اور بعض نادان مسلمان بھی اپنی بیوقوفی کی وجہ سے عیسائیوں کے ساتھ مل کر اس پیشگوئی پر ہنسی اڑاتے تھے دربار لگا ہوا تھا۔ نواب صاحب بیٹھے تھے۔ کہ درباریوں میں سے بعض نے اس پیشگوئی کا ذکر کیا اور پھر مذاق کرنے شروع کر دیئے کہ مرزا صاحب نے یوں کہا تھا مگر ہوا اس طرح کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد نواب صاحب نے بھی ہنسی میں حصہ لینا شروع کر دیا اور انہوں نے بھی اس پیشگوئی کے متعلق تمسخر آمیز رنگ میں گفتگو شروع کر دی۔ اس پر میاں غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین صاحب چاچڑاں کو سخت غصہ آیا اور وہ نواب صاحب سے کہنے لگے آپ کو شرم نہیں آتی کہ آپ ایک عیسائی کی تائید میں بات کرتے ہیں اور جو شخص اسلام کی طرف سے مدافعت کے لئے کھڑا ہوا تھا اس کی تحقیر کرتے ہیں۔ پھر وہ اور زیادہ جوش میں آگئے اور کہنے لگے۔ کون کہتا ہے آتھم زندہ ہے۔ مجھے تو وہ مردہ نظر آتا ہے۔ اور میں تو اس کی لاش اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ حالانکہ وہ بظاہر اس وقت زندہ تھا اور مرا ہوا نہیں تھا مگر انہوں نے کہا۔ جب خدا نے کہا ہے کہ وہ مر گیا ہے تو تمہیں اگر وہ زندہ نظر آتا ہے تو تمہاری آنکھیں جھوٹی ہیں اور حقیقت یہی ہے کہ جس شخص کا دل ڈر گیا۔ جس نے اسلام اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کرنے سے توبہ کر لی۔ جس نے متواتر چیلنج دینے کے باوجود ایک دفعہ بھی یہ کہنے کی جرأت نہ کی کہ میں نہیں ڈرا اسے کون زندہ کہہ سکتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے غیرت دلانے کے لئے بار بار

انعامی اشتہارات

شائع فرمائے یہاں تک کہ ان انعامات کو ایک ہزار سے لے کر چار ہزار روپیہ تک پہنچا دیا اور لکھا کہ اگر تمہارے دل میں ندامت پیدا نہیں ہوتی اور تم نے اپنے پہلے رویہ سے توبہ نہیں کی تو اب مؤکد بعذاب حلف اٹھا کر اس کا اعلان کر دو اور مجھ سے انعام میں چار ہزار روپیہ لے لو مگر اس نے آپ کے سات اشتہارات میں سے کسی ایک اشتہار کا بھی جواب نہ دیا۔ پس وہ مر چکا تھا۔ اس کے اندر زندگی کا کوئی سانس نہیں تھا اور نادان تھے وہ لوگ جو اسے زندہ سمجھتے تھے۔ اس لئے چاچڑاں والوں نے کہا تمہیں زندہ نظر آتا ہوگا۔ مجھے تو اس کی لاش اپنے سامنے نظر آتی ہے۔ اس طرح سلسلہ کی ترقی اور اس کی عظمت کے متعلق ہمارا ایمان ہونا چاہیئے اور اگر ہماری جماعت پر کوئی ابتلا ایسا آتا ہے۔ جس سے بظاہر جماعت کو ایک دھکا لگتا ہے۔ اس کا شیرازہ پراگندہ ہو جاتا ہے۔ اس کے

اموال واملاک کا ضیاع

ہوتا ہے۔ تب بھی ہمارا فرض ہے کہ اگر کوئی شخص ہمارے سامنے یہ کہے کہ جماعت گر رہی ہے تو ہم اسے کہیں تم جھوٹ بولتے ہو۔ جب خدا نے کہا ہے کہ وہ ہمارے سلسلہ کو ترقی دیگا تو جو کچھ خدا نے کہا وہی ٹھیک ہے۔ اب بھی ہمارے سلسلہ کی ترقی ہی ہو رہی ہے۔ جب تک یہ رنگ ہمارے اندر پیدا نہیں ہوگا۔ اس وقت تک ہمارا ایمان کا دعوےٰ بالکل بے حقیقت اور عبث چیز ہوگا۔ اگر ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھنا ہے۔ تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ بھال کر پہلے کیوں نہ پیشگوئیاں کیں یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دعوےٰ فرمایا تھا۔ اس وقت ہم نے اپنی آنکھوں سے تمام حالات دیکھ کر احمدیت کے مستقبل کے متعلق کوئی پیشگوئی کیوں نہ کر لی اگر اس وقت ہم اپنی آنکھوں سے کام لیتے تو یہی کہتے کہ یہ شخص جو ایک ایسے گاؤں میں بیٹھا ہے جہاں نہ ریل آتی ہے نہ تار آتی ہے نہ لوگوں کی آمد و رفت کا کوئی سامان ہے نہ متمدن دنیا سے اس کا کوئی تعلق ہے اور دعوےٰ یہ کرتا ہے کہ میں مامور ہوں یہ پانچ سات سال میں ہی نعوذ باللہ ذلیل اور ناکام ہو کر رہ جائیگا پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اگر ہم نے دیکھا ہے تو اپنی آنکھوں سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی آنکھوں سے دیکھا ہے اور یہی ہمارے

ایمان کی اصل بنیاد

ہے۔ اسی طرح سلسلہ کی آئندہ ترقی ہم اپنی آنکھوں سے نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ بے شک ہماری جماعت پر ایک بہت بڑا ابتلاء آیا ہے۔ بے شک ہمیں نظر آتا ہے کہ جماعت اپنے مرکز سے نکال دی گئی۔ غیر مسلموں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ قادیان میں رہنے والوں کو محصور کر لیا گیا۔ ان کی جائدادیں چھین لی گئیں۔ اور سلسلہ کے ادارے بند کر دیئے گئے۔ یہ سب کچھ نظر آتا ہے۔ مگر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان تمام حالات کو دیکھنے کے باوجود یہ سمجھتے چلے جائیں کہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں جو کہتے ہیں کہ قادیان پر انڈین یونین کا قبضہ ہے وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں جو کہتے ہیں کہ قادیان پر سکھوں کا قبضہ ہے۔ وہاں ہمارا ہی قبضہ ہے زمین ٹل جائے گی۔ آسمان ٹل جائے گا مگر

ہمارا قبضہ

اس مقام سے کبھی نہیں ٹلے گا۔ کیونکہ ہم نے قادیان کی ترقی کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا بلکہ خدا تعالےٰ کی آنکھوں سے دیکھا ہے اور خدا تعالےٰ نے یہی کہا ہے کہ وہاں ہمارا ہی قبضہ رہے گا۔ اس طرح کہنے والے کہیں گے۔ کہ ربوہ میں کون آئے گا۔ ہم کہتے ہیں اور کوئی نہ آئے تو خدا تعالےٰ کے فرشتے آئیں گے اور ہم ان فرشتوں کے لئے یہ عمارتیں بنوا رہے ہیں کہنے والے کہیں گے کہ کون آئے گا۔ ہم کہتے ہیں خدا آئے گا۔ اور وہ اس زمین کو اپنی برکت سے بھر دے گا اور یقیناً ہر مومن اپنے اس فرض کو سمجھتے ہوئے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس پر عائد ہوتا ہے اپنے چندوں اور قربانیوں میں بڑھتا چلا جائے گا۔ بے شک وہ لوگ بھی ہوں گے جو کہیں گے کہ تم اپنے مال کو ضائع کر رہے ہو۔ مگر درحقیقت تم اپنے مال کو ضائع کرنے والے نہیں ہو گے تم ایک بیج بو رہے ہو گے تم اپنی اور اپنی آئندہ نسلوں کی ترقی کے لئے ایک کھیتی تیار کر رہے ہو گے۔ آخر میں وہ لوگ جو تم پر ہنسی اڑانے والے ہیں فاقوں سے مر رہے ہوں گے اور تم جنہیں یہ کہا جاتا ہے کہ اپنا مال ضائع کر رہے ہو تم

کھیتوں سے غلّہ

بھر بھر کر اپنے گھروں میں لا رہے ہو گے۔ وہ غلّہ جو تمہاری خوشحالی کا بھی موجب ہوگا اور دنیا کے امن اور اس کی آسائش کا بھی موجب ہوگا پس جماعت کو قربانی کے مواقع پر اپنے اردگرد کے حالات اور دنیا کے تغیرات سے خائف نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر واقعہ میں تم نے خدا کے لئے اس سلسلہ کو قبول کیا ہے تو کیا خدا نے اس سلسلہ کی ترقی کا وعدہ کرتے وقت جھوٹ بولا تھا۔ اس نے جو کچھ کہا تھا۔ سچ کہا تھا۔ تمہارے دل میں اگر اس کے متعلق کوئی شبہ پیدا ہوتا ہے تو کیوں تم وہی کچھ نہیں کہتے جو چاچڑاں شریف کے بزرگ نے کہا تھا۔ یعنی تم کو آتھم زندہ نظر آتا ہوگا۔ مجھے تو وہ مردہ نظر آتا ہے اور میں تو اپنی آنکھوں سے اس کی لاش دیکھ رہا ہوں۔ تم بھی کہو کہ ہماری آنکھیں غلطی کر رہی ہیں۔ ہمارا دل غلطی کر رہا ہے۔ ہمارا دماغ غلطی کر رہا ہے مگر خدا غلطی نہیں کرتا۔ وہ جو کچھ کہتا ہے۔ سچ کہتا ہے جو کچھ ہمارا دل کہتا ہے۔ وہ جھوٹ ہے۔ اگر وہ اس کے خلاف محسوس کرتا ہے جو کچھ ہمارا دماغ کہتا ہے وہ جھوٹ ہے اگر وہ اسکے خلاف رائے رکھتا ہے سچ وہی ہے جو خدا نے کہا۔ پس اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے اور اپنے عقیدہ کی شہادت کے طور پر اپنی قربانیوں کے معیار اور اپنے کاموں کی رفتار کو اور بھی بڑھاؤ تا

دنیا کو یہ محسوس ہو

کہ جماعت اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتی۔ اپنے دل سے کوئی رائے قائم نہیں کرتی۔ اپنے دماغ کے پیچھے نہیں چلتی بلکہ صرف خدا تعالےٰ کی طرف اپنی نگاہ رکھتی ہے۔ جب دنیا نہیں دیکھتی۔ اس وقت تک تم دیکھتے ہو جب دنیا مایوس ہو رہی ہوتی ہے۔ اس وقت تم پُر امید ہوتے ہو جب دنیا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ اس وقت تم اپنے قدم اٹھاتے اور بھی تیز رفتاری کے ساتھ چلنا شروع کر دیتے ہو یہ کیفیت تم اپنے اندر پیدا کر لو۔ تو یقیناً خدا تعالےٰ کے فضل پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے تم پر نازل ہونے لگیں گے

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالی خواتین کی توجہ کیلئے

سب بہنوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ میں قادیان کی طرح حفاظت کا انتظام مشکل ہوگا۔ اسلئے بہنیں حتی الوسع قیمتی چیزیں مثلاً زیور زیادہ نقدی وغیرہ اپنے ہمراہ نہ لادیں۔ ورنہ گم ہو جانے کا اندیشہ ہوگا۔ نیز اپنے لئے ایک ایک گلاس اور ایک ایک رکابی بھی ہمراہ لیتی آویں۔ جن بہنوں کی نظر سے یہ اعلان گذرے۔ وہ دوسروں تک بھی اسے پہنچا دیں۔

(ناظمہ جلسہ سالانہ)

لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۱۶ اور ۱۷ر اپریل کی درمیانی شب کو لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ منعقد کی جائے گی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ کے کیا معنے ہیں؟

(از مکرم قاضی ظہور الدین صاحب اکمل)

فتنہ کا لفظ قرآن مجید میں کئی بار آیا ہے۔ اس کے معنی دکھ اور عذاب کے ہیں۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے۔ و یوم ھم علی النار یفتنون۔ اور جس دن وہ آگ پر عذاب دیئے جائیں گے۔ (۲) ان الذین فتنوا المؤمنین والمؤمنات (جو مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو دکھ دیتے ہیں) (۳) ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا (اگر تمہیں اندیشہ ہو کافروں کے ایذا پہنچانے کا) (۴) فاذا اوذی فی اللّٰہ جعل فتنۃ الناس کعذاب اللّٰہ اور جب اللہ کی راہ میں ایذا دیا جائے۔ تو وہ لوگوں کی ایذا رسانی کو خدا کا عذاب قرار دے لیتا ہے۔ پھر زیر مذاکرہ آیت سے پہلے والفتنۃ اشد من القتل آیا ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ جو فرمایا۔ وقاتلوھم حتّٰی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للّٰہ۔ تو اس سے یہ مراد ہے۔ کہ ان کفار سے جو تم سے مقاتلہ میں پہل کرتے ہیں۔ (یہ قید میں نے ابتدا آیت کی وجہ سے لگائی ہے۔ وقاتلوا فی سبیل اللّٰہ الذین یقاتلونکم) تم بھی لڑو۔ اور ان کو قتل کرو۔ اس وقت تک کہ ان کی ایذا رسانی باقی نہ رہے۔ اور یہ صورت حال کب واضح ہوگی۔ جب دین (کسے باشد) محض اللہ کے لئے ہو جائیگا۔ یعنی پوری پوری مذہبی آزادی ہو جائے۔ کوئی شخص کسی دین و مذہب کو کسی دوسرے سے ڈر کر نہ اختیار کرے۔ اور نہ چھوڑے بلکہ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (جو چاہے ایمان لائے اور مومن رہے اور جو چاہے انکار کرے اور کافر بن جائے۔ یا کافر رہے) اسلام کی تخصیص نہیں۔ کوئی بھی دین ہو۔ اور مذہب اس میں آزادی ضمیر حاصل رہے گی۔ چنانچہ احادیث صحیحہ سے بھی یہی واضح ہوتا ہے۔ صحیح البخاری میں ہے۔ کان الرجل یفتن فی دینہ اما قتلوہ واما یعذبوہ حتّٰی کثر الاسلام فلم تکن فتنۃ۔ ایک شخص دکھ دیا جاتا مسلم نہیں فرمایا)

کو اس کے مذہب کی وجہ سے دکھ دیا جاتا۔ اسے جان سے مار دیتے۔ یا بدنی عذاب دیتے۔ مگر جب اسلام کا غلبہ ہوا۔ اور اس کے احکام جاری ہوئے۔ تو یہ فتنہ (دکھ دیا جانا) باقی نہ رہا۔ دیکھئے اس حدیث سے تمام مسئلہ صاف ہو گیا۔ ان لوگوں کی غلطی بھی واضح ہو گئی۔ جو یکون الدین للّٰہ کا ان معنوں میں حصر کرتے ہیں۔ کہ اسلام ہی اسلام ہو جائے۔ کوئی کافر باقی نہ رہے۔ اور فتنہ کے معنی بھی صاف ہو گئے۔ کیونکہ اگر یہ مطلب ہوتا۔ کہ لڑو جب تک کوئی کافر باقی نہ رہے۔ تو صلح حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیوں معاہدہ فرماتے۔ اور فتح مکہ معظمہ اور کامل غلبہ کے بعد بھی کفار کو کفر پر کیونکر چھوڑ دیتے۔ بلکہ بعضوں کو مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جنگ کی اجازت ملتی ہے۔

پھر یہ بات دوسری محکم آیات قرآنی کے بھی خلاف ہے۔ (۱) لا اکراہ فی الدین۔ یعنی دین کے معاملہ میں جبر جائز نہیں۔ (۲) عین میدان جنگ میں اگر دشمن کفار صلح کے لئے جھکیں۔ تو فوراً صلح کر لینے کا حکم ہے۔ اور اس خوف سے تامل کرنے کی اجازت نہیں۔ کہ یہ ہمیں دھوکہ دیں گے۔ وان جنحوا للسلم فاجنح لھا۔ (۳) اسلام تو یہاں تک مذہبی آزادی دیتا ہے کہ ارشاد ہوتا ہے۔ کفار کے گرجا۔ مندر نہ گرائے جائیں۔ لولا دفع اللّٰہ الناس لھدمت صوامع وبیع۔ گویا جنگ عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے ہی

پھر یہ آیت کفار سے بھی خاص نہیں۔ چنانچہ ابن زبیر کے معاملہ میں شریک ہونے کے لئے کہا گیا۔ تو صحابی نے جواب دیا۔ انتم تریدون ان تقاتلوا حتّٰی تکون فتنۃ ویکون الدین لغیر اللّٰہ۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ کہ مذہبی آزادی قائم کرنے کے لئے مقاتلہ کرو۔ اور تم چاہتے ہو۔ کہ ہم لڑیں۔ تا قائم کردہ مذہبی آزادی میں رخنہ پڑ جائے۔ اس جنگ میں فریقین مسلمان تھے۔ کفر و کافری کا سوال نہ تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام زمیندار بھائیوں کے نام

تین تین سیر فی کس گندم یا آٹا جلسہ سالانہ پر ضرور لیتے آئیں

"میں اپنے زمیندار بھائیوں سے کہتا ہوں۔ کہ وہ شخص جو جلسہ پر آئے۔ یا وہ افراد جو جلسہ پر آئیں۔ یا وہ افراد جو جلسہ پر آئیں۔ وہ اپنے ساتھ تین تین سیر گیہوں یا آٹا فی کس کے حساب سے لیتے آئیں۔ ان تین سیر گیہوں یا آٹا میں ایک کھانا گندم یا آٹا لانے والے کا ہوگا۔ اور ایک ایسے آدمی کا کھانا ہوگا۔ جو غریب ہے۔ یا شہری ہے۔ اور وہ اپنے ساتھ گندم یا آٹا نہیں لا سکتا۔ یعنی ڈیڑھ سیر گندم یا آٹا فی کس کھانے کا اندازہ ہے۔ ان تین سیر میں ڈیڑھ سیر اس فرد کا ہوگا۔ اور ڈیڑھ سیر ایک اور شخص کا ہوگا۔ جو خدا تعالیٰ کے دفتر میں اس کا مہمان لکھا جائے گا۔" حضور ایدہ اللہ کے فرمان کے مطابق جلسہ پر لانے والے احباب سے گزارش ہے۔ کہ جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے وقت اپنے ہمراہ تین تین سیر گندم یا آٹا لائیں۔ تا کہ سلسلہ کی طرف سے مہمانوں کی مہمان نوازی کی جا سکے۔ (نظارت بیت المال ربوہ ڈاکخانہ چنیوٹ)

رفتار عالم

ہفتہ بھر کے اہم واقعات پر ایک نظر

خورشید احمد

(۱) الحاج خواجہ ناظم الدین کا مغربی پنجاب کا دورہ (۲) مکانوں اور دوکانوں کی الاٹمنٹ پر نظر ثانی (۳) افغانستان اور پاکستان کے تعلقات کی کشیدگی (۴) کشمیر کی عارضی صلح کے متعلق سمجھوتہ کی توقع۔ (۵) سکھوں کی کشمکش (۶) شام میں انقلاب (۷) روس کا احتجاجی مراسلہ۔ (۸) ٹرکی نے اسرائیلی حکومت تسلیم کر لی۔

پاکستان

(۱) الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان سرکاری حیثیت سے پہلی بار ۲۵ر مارچ کو لاہور تشریف لائے۔ اور ایک ہفتہ تک مغربی پنجاب کا دورہ فرمانے کے بعد ۳۱ر مارچ کو واپس کراچی تشریف لے گئے۔ ان ایام میں آپ نے انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسے کی صدارت فرمائی۔ پولیس پریڈ کا معائنہ کیا۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج کا افتتاح فرمایا۔ میانوالی میں سابق فوجیوں کو جو زمینیں دی گئی ہیں۔ وہ ملاحظہ فرمائیں۔ ایک جلسہ عام میں تقریر کی۔ اور آخری دن قصور میں تیس ہزار قومی رضاکاروں اور نیشنل گارڈز کے ارکان کے مظاہرے کا معائنہ فرمایا۔ گورنر جنرل نے مختلف تقریبات پر جو تقادیر فرمائیں۔ ان میں (۱) نوجوانوں کی سیاسیات سے علیحدہ رہ کر ملک کی ٹھوس تعمیری ترقی میں حصہ لینے کی نصیحت فرمائی۔ (۲) [illegible]یر کو اپنا نقطہ نظر بدلنے اور اپنے آپ کو عوام کا حقیقی خادم بنانے کی تلقین کی۔ (۳) آپ نے یقین دلایا۔ کہ صوبے میں جلد سے جلد نمائندہ اسمبلی اور وزارت قائم کی جائیگی۔ (۴) آپ نے اس امر پر اظہار مسرت فرمایا۔ کہ قوم کی عسکری روح بیدار ہو رہی ہے۔

(۲) حکومت مغربی پنجاب نے غیر مسلموں کے چھوڑے ہوئے تمام کارخانوں۔ مکانات اور دکانوں کی الاٹمنٹ پر عام نظر ثانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ... ... نے اعلان کیا ہے۔ کہ نئی الاٹمنٹ۔ زیادہ مدت کے لئے کی جائیگی۔ جن لوگوں نے غیر رجسٹر شدہ کارخانے مکان یا دکانیں الاٹ کرا رکھی ہیں۔ یا وہ اب ان میں سے کوئی چیز الاٹ کرانا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ ۳۰ر اپریل تک مقررہ فارموں پر نئی درخواستیں کمشنر آبادکاری کے نام بھیج دیں۔ ان فارموں پر مکانوں یا دکانوں کے موجودہ کرایہ کی پانچ فیصدی رقم کے غیر عدالتی ٹکٹ بھی چسپاں کرنے ہوں گے۔

(۳) بعض بیرونی عناصر کی شہ پر افغانستان پاکستان کے ساتھ اپنے تعلقات بگاڑتا چلا جا رہا ہے۔ چنانچہ کابل ریڈیو اور وہاں کے سرکاری اخبارات متواتر پاکستان کے خلاف مذموم پراپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں۔ وہ پٹھانستان کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی بندرگاہ کراچی کا ایک حصہ اپنے لئے مخصوص کرانا چاہتے ہیں۔ قبائلی لیڈروں میں اس پروپیگنڈا سے غم و غصہ کی آگ بھڑک گئی ہے۔ چنانچہ انہوں نے افغانستان کو تنبیہہ کی ہے۔ کہ وہ پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا بند کر دے۔ قبائلیوں نے غیر مشروط طور پر پاکستان کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا ہے۔

تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ غالباً افغانستان پاکستان کے ساتھ اپنے سفارتی تعلقات بھی منقطع کرنے گا۔ اور اپنے نمائندوں کو واپس بلالیگا۔

(۴) چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ ۲۹ر مارچ کو لیک سیکسس تشریف لے گئے ہیں۔ وہ وہاں پر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ چوہدری صاحب کشمیر کی رائے شماری کے منتظم اعلیٰ امیر البحر نمٹز سے بھی ملاقات کریں گے۔ اور رائے شماری کے سلسلے میں انہیں ابتدائی معلومات بہم پہنچائیں گے۔

ہندوستان

(۱) کچھ دنوں سے یہ افواہیں پھیل رہی تھیں۔ کہ کشمیر کی عارضی صلح کے سمجھوتے کے متعلق جو مذاکرات ہو رہے ہیں۔ ان میں تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ اور اس تعطل کی وجہ آزاد فوج کے مستقبل کے متعلق اختلاف رائے ہے۔ لیکن کشمیر کمشن نے دہلی سے ایک بیان میں ان افواہوں کی تردید کر دی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ مذاکرات اطمینان بخش طریق سے جاری ہیں۔ اور موجودہ حالات سے اس امر کی پوری توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ عنقریب اس سلسلے میں پاکستان اور ہندوستان میں سمجھوتہ ہو جائے گا۔

(۲) افغانستان کے پاکستان کے ساتھ تعلقات جوں جوں کشیدہ ہو رہے ہیں۔ اتنے ہی ہندوستان سے اس کے تعلقات بڑھتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ اب ہندوستان اور افغانستان کے درمیان ٹیلی فون اور ریڈیو کے براہ راست تعلقات قائم کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

(۳) مسٹر سرت چندر بوس کے اخبار نیشن کلکتہ میں ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کے ایک ممبر مسٹر ہیرالال چٹوپادیائے کی ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جو انہوں نے کشمیر کا دورہ کرنے کے بعد حکومت ہند کو بھیجی ہے۔ رپورٹ میں بتلایا گیا ہے۔ کہ اگر ریاست جموں و کشمیر میں [illegible] استصواب رائے کیا گیا۔ تو وہاں کے دس فی صدی باشندے بھی ہندوستان کے حق میں ووٹ دینے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔

(۴) ماسٹر تارا سنگھ کی گرفتاری کے موقع پر گوردوارہ میں جو مظاہرے اور تصادم ہوئے تھے۔ ان کے سلسلے میں سکھوں کی سب سے بڑی تنظیم گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے

اعلان کیا ہے کہ آئندہ مذہب اور سیاست کو الگ الگ رکھا جائے گا۔ اور گوردواروں میں سیاسی سرگرمیوں کی اجازت نہ دی جائے گی۔

ماسٹر تارا سنگھ کے حامی اس اعلان کی سخت مخالفت کر رہے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کے لئے ہی یہ اعلان کیا گیا ہے اور دسویں گورو کی تعلیم کے مطابق گوردواروں میں سیاسی سرگرمیوں کی اجازت ہے

دنیائے عرب

۳۰ مارچ کو شام کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا اور شامی فوج نے شام کے صدر و وزیر اعظم اور دیگر وزراء کو گرفتار کر کے انتظام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور ملک بھر میں مارشل لاء نافذ کر دیا۔

شامی فوج کے سپہ سالار کرنل حسنی زعیم نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ حکومت کو عوام کا اعتماد حاصل نہ تھا۔ ملک میں بے چینی بڑھتی جا رہی تھی اور حکومت شامی فوج کو ذلیل کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔ اسلئے فوج نے انتظام اپنے ہاتھ میں لینا ضروری سمجھا ہے۔

بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ مارشل لاء واپس لے لیا گیا ہے اور سپہ سالار ملک کی مختلف سیاسی انجمنوں سے نئی حکومت کے قیام کے لئے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ ملک کی پارلیمنٹ کی اکثریت نے فوجی حکومت سے تعاون کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔

یورپ

روس نے برطانیہ امریکہ فرانس اور دیگر مغربی ممالک کو ایک احتجاجی مراسلہ ارسال کیا ہے۔ جس میں شمالی اوقیانوس کے معاہدہ پر غم و غصہ کا اظہار کیا گیا ہے مراسلہ میں اس معاہدہ کو ایک جارحانہ اقدام سے تعبیر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس معاہدے سے اقوام متحدہ کے منشور کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ نیز یہ ان وعدوں کے بھی منافی ہے۔ جو مغربی ممالک نے روس سے کر رکھے ہیں۔

(۲) کشمیر میں رائے شماری کے ناظم اعلیٰ امیر البحر نمٹز نے لیک سکیس میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی اسمیں آپنے بتایا کہ میں ذاتی طور پر پاکستان اور ہندوستان کے متعلق بہت کم علم رکھتا ہوں ان دنوں میں اپنی معلومات میں اضافہ کرنے میں مصروف ہوں۔ میں اپریل کے آخر میں برعظیم ہندو پاکستان روانہ ہوں گا۔ پہلے کراچی اور پھر دہلی ٹھہرونگا اور پھر کشمیر جا کر کوئی عملی قدم اٹھاؤنگا آپ نے بتایا کہ اس امر کا فیصلہ میں کشمیر جا کر ہی کر سکونگا کہ استصواب رائے ضلعوار ہوگا یا یہ یک وقت سارے کشمیر میں ہوگا۔

(۳) ٹرکی کی حکومت نے اسرائیلی حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ ٹرکی اسلامی ممالک میں سے سب سے پہلا ملک ہے۔ جس نے یہودی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے

دی سندھ ویجیٹیبل آئلز اینڈ الائیڈ پروڈکٹس کمپنی لمیٹڈ

و دی ایشو افریقن کمپنی لمیٹڈ کے دفاتر ربوہ میں

حصہ داران مذکورہ بالا کمپنیوں کی سہولت کے پیش نظر ایام جلسہ میں کمپنیوں کے دفاتر ۱۲ اپریل تا ۱۹ اپریل ۱۹۴۹ء ربوہ میں کھلے رہیں گے۔ ان ایام میں دفاتر لاہور میں بند رہیں گے۔

اُن حصہ داران کی خدمت میں جو جلسہ مبارک میں شرکت فرمائیں۔ خاص طور سے عرض ہے کہ وہ ہمارے دفاتر میں ضرور تشریف لاکر اپنے حسابات ملاحظہ فرمائیں

جن حصہ داران کے ذمہ کمپنیوں کے بقایا رقوم ہیں۔ وہ اپنے ہمراہ لائیں اور آتے ہی محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے پاس کمپنیوں کے حساب میں جمع کراتے ہوئے کوپن و تاریخ جس کے ذریعہ رقم داخل خزانہ کرائی ہے سے اطلاع دیں

نیز یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دفاتر زرین پیلس (سابقہ جانکی داس بلڈنگ)، دی مال لاہور میں منتقل ہو گئے ہیں۔ آئندہ اس پتہ پر خط و کتابت کی جائے

(خاکسار)

(سیکرٹری عبدالحمید)

اجلاس جناب شیخ عبداللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

فضلا ولد حسن محمد۔ فتو و حسین پسران احمد دین اقوام لوہار سکنہ لدھا تحصیل گجرات

بنام

رام لال۔ میلا رام۔ جگن ناتھ۔ امر ناتھ پسران بھگوانداس متعول ولد تنگر داس اقوام اروڑہ سکنہ ناگریانوالہ تحصیل گجرات

دعوے فک الرہن ۱۸ کنال رقبہ موضع لدھا تحصیل گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہم چونکہ مشرقی پنجاب چلے گئے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۱۱/۴/۴۹ کو حاضر عدالت ہذا ہوکر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔ ۲۸/۳/۴۹

دستخط حاکم

مہر عدالت

درخواست دعا

میرے ایک عزیز نذیر احمد صاحب کھاریاں عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز میرا لڑکا سید سجاد احمد ایک مقدمہ میں گرفتار ہے اس کی کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(خاکسار سید علی احمد ابتالوی)

ریاض الصلح شاہ عبد اللہ سے ملاقات کریں گے

عمان ۲ اپریل۔ بیروت سے یہاں اطلاع ملی ہے کہ لبنان کے وزیر اعظم ریاض الصلح بے شاہ عبد اللہ سے ملاقات کرنے کے لئے عنقریب عمان جائیں گے ان سے بیروت کانفرنس اور مسئلہ فلسطین سے متعلقہ امور پر گفتگو کریں گے۔ (اسٹار)

آب دوزوں کے لئے نئے جہاز

لنڈن ۲ اپریل۔ یہاں اور امریکہ میں آبدوزوں کا تعاقب کرنے والے نئے جہاز تیار کئے جا رہے ہیں۔ وہ اس قسم کے پہلے جہازوں سے تیز رفتار اور عمدہ طور پر آراستہ ہیں۔ خیال ہے کہ یہ جہاز گذشتہ جنگ کی موٹر تارپیڈو کشتیوں سے کچھ زیادہ بڑے نہ ہوں گے۔ اور ان میں آب دوزوں کا پتہ لگانے کا ایک نیا آلہ لگا ہوگا۔ (اسٹار)

وباؤں سے بچنے کے لئے نشریے

لنڈن یکم اپریل۔ جنیوا میں عالمی انجمن صحت دنیا کے تمام حصوں میں پلیگ، ہیضہ، بخار، چیچک اور میعادی بخار کی وبا پھیلنے کی خبروں کو نشر کیا جا رہا ہے اس طرح حفظان صحت کے حکام اپنے ملک کو خطرہ لاحق ہونے کی صورت میں اس خطرہ کو روکنے کیلئے فوری طور پر اقدام کر سکیں گے۔ صحت کے باقاعدہ ... میں دوسری وباؤں کے پھیلنے کی باقاعدہ اطلاعات دی جاتی ہیں۔ (اسٹار)

شام میں کوئی حکومت قائم نہیں ہوئی سیاسی پارٹیوں پر الزام

دمشق یکم اپریل۔ جنرل حسنی الزعیم نے ملک میں جس حکومت کو قائم کرنے کے متعلق بیان کیا تھا۔ یہاں اس حکومت کے قیام کی تمام کوششوں کا ابھی تک کوئی نتیجہ نہیں نکلا ہے۔ ناکامی ہونے کا سبب سیاسی پارٹیوں کی نا اہلی بیان کیا جاتا ہے۔ فارس الخوری کی زیر صدارت گذشتہ مندوبین کے اجلاس کے باوجود صورت حال صاف نہ ہو سکی۔ اس اجلاس میں امیر عادل ارسلان بھی موجود تھے۔

مندوبین نے بعد میں مختلف سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کے مکانات پر جلسے کئے تاکہ یہ فیصلہ کیا جا سکے کہ آیا وہ دار المندوبین کو توڑے بغیر مخلوط حکومت کے قیام کو منظور کر لیں گے یا نہیں اگر وہ اسے منظور کر لیتے ہیں تو وہ ان لوگوں کے ناموں کا انتخاب کریں گے جو کہ نئی حکومت میں شامل ہوں گے۔

بہ ظاہر ہوتا ہے کہ فوج یہ چاہتی ہے کہ حکومت کے قیام میں تاخیر نہ ہو اور اس کی وجہ سے حسنی الزعیم خود ہی ایک حکومت اپنی زیر صدارت قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں کیونکہ اس بات کا امکان ہے کہ پارلیمنٹ کے مختلف ممبروں کے درمیان جلدی سے معاہدہ کرانے کی کوششیں ناکام ہو جائیں۔ ان کی اس حکومت کی بنیاد مستقل سیکرٹریٹ پر ہو گی۔ اس کی وجہ سے دار المندوبین کو توڑنے اور نئے انتخابات کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔

عوام کی رائے عام طور پر یہ ہے کہ انتخابات ضروری ہیں اور یہ کہ حسنی الزعیم کچھ ہی عرصہ تک کل کنٹرول اپنے ہاتھ میں رکھیں گے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج تک جو کارروائیاں کی گئی ہیں ان سب کا مقصد ایک جمہوری حکومت قائم کرنا ہے۔

اب تک فوج کو امن و امان برقرار رکھنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی اور دار الحکومت میں کسی قسم کا حادثہ پیش آنے کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ آئین پر مجوزہ نظر ثانی اس فوجی انقلاب کو جائز ٹھہرانے اور اسے ایک قانونی شکل دینے کی کوشش میں ہے۔ یہ نظر ثانی قبائلیوں کی نمائندگی کرنے والے مندوبین کی تعداد بھی کم کر دے گی۔ اس وقت پارلیمنٹ میں ان مندوبین کی تعداد بھی ان کی آبادی کی نمائندگی کے اس تناسب کی مستحق نہیں ہے۔ (اسٹار)

الیسٹر کھانڈ کے راشن میں اضافہ

لاہور ۲ اپریل۔ حکومت مغربی پنجاب نے ایسٹر کے دوران میں عیسائیوں کو دو چھٹانک فی کس کے حساب چینی زائد راشن دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ راشن کسی بھی ایک موقع پر ۱۰ اپریل ۱۹۴۹ء سے ۱۶ اپریل ۱۹۴۹ء تک حاصل کیا جا سکے گا۔

مصر اور معاہدہ بحر روم

قاہرہ یکم اپریل۔ روم کی اس اطلاع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہ اقوام متحدہ کی اسمبلی کے بعد پیرس میں ایک معاہدہ بحر روم پر دستخط کئے جائیں گے "الاہرام" لکھتا ہے۔ فرقہ دار حلقوں کا کہنا ہے کہ اس قسم کے کسی معاہدے پر ابھی سرکاری گفتگو نہیں شروع ہوئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس کا انحصار اس رویہ پر ہے جو اقوام متحدہ میثاق اوقیانوس کے بارے میں اختیار کرتی ہے۔ الاہرام لکھتا ہے کہ مقامی ڈپلومیٹک حلقوں کا خیال ہے کہ بحر روم کے معاہدے سے زیادہ عملی معاہدہ وہ ہوگا جس کا اطلاق ترکی سے لے کر پاکستان تک مشرق وسطی کے معاہدے کی صورت میں ہو۔ ان کا کہنا ہے کہ ایک معاہدہ جس میں مصر کے ساتھ صیہونی عناصر بھی شامل ہوں مشرق وسطی کے تحفظ کا ضامن نہیں بن سکتا۔ بحر روم کے دوسرے ممالک جیسے یونان اور اٹلی خود اپنی الجھنوں میں گرفتار ہیں۔

سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ مصر اسوقت اس قسم کے کسی معاہدے میں شمولیت اختیار نہیں کر سکتا جب تک کہ اینگلو مصری تعلقات میں کوئی سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ (اسٹار)

یہودی لیبیا میں آباد ہونا چاہتے ہیں

قاہرہ یکم اپریل۔ الاہرام میں ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ اس میں قاہرہ کے ڈپلومیٹک حلقوں نے یہودیوں کی اس تجویز کے بارے میں خدشہ کا اظہار کیا تھا کہ وہ طرابلس میں آباد ہونا چاہتے ہیں اس مضمون پر اظہار خیال کرتے ہوئے طرابلس کے یہودی رہنما طاہر اعراد نے اسٹار کو بتایا کہ یہ تجویز اٹلی کے قبضہ کر لینے سے پہلے سے موجود ہے۔

۱۹۱۱ء میں صیہونیوں نے لیبیا میں آباد ہونے کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیشن بھی بھیجا اس کمیشن نے ایک رپورٹ تیار کی کہ یہ ملک خصوصاً سائرنیکا نو آبادی بنانے کے لئے موزوں ہے۔ اٹلی کے قبضے اور اٹلی کے نو آبادیات قائم کر دینے کی وجہ سے یہودیوں کو یہ تجویز ختم کرنا پڑی۔ اور وہ فلسطین کی طرف متوجہ ہو گئے۔

انہوں نے کہا "گو بہت سے یہودی یہاں لیبیا سے فلسطین میں آباد ہونے کے لئے جا رہے ہیں لیکن یہ ناممکن نہیں ہے کہ وہ پھر شمالی افریقہ میں آباد ہونے کا موقع نکال لیں۔ ان کی بڑی تعداد اس وقت نہ صرف لیبیا بلکہ الجیریا اور مراکش تک میں ہے۔"

قاہرہ کے ایک باخبر فرد نے بتایا کہ ۱۹۴۷ء کے وسط میں نیویارک کی یہودی مشترکہ کمیٹی کے دو ارکان یہودیوں کی حالت کا جائزہ لینے لیبیا آئے تھے لیبیا کے حلقوں میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ صرف وہاں کے حالات کو دیکھنے آئے تھے۔ (اسٹار)

بلوچستان میں زلزلوں سے عمارتوں کو نقصان

ڈکی (بلوچستان) ۲ اپریل لورا لائی ضلع کی ڈکی تحصیل میں عمارتوں کو زلزلوں سے بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ یہ زلزلے ہر دوسرے دن آتے رہتے ہیں۔ اس علاقہ کے خوفزدہ باشندوں نے دیہات خالی کر دیئے ہیں۔ اور خیموں میں رہتے ہیں۔ قیدیوں کو ڈکی جیل سے لورا لائی ضلع جیل میں لایا جایا گیا ہے۔ مقامی حکام دیہاتیوں کے لئے خیموں کا انتظام کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

مسئلہ مہاجرین کے متعلق شرق اردن کا رویہ

عمان ۲ اپریل۔ اس اطلاع کی سرکاری طور پر تردید کی گئی ہے۔ کہ علاوہ شرق اردن کے باقی تمام عرب ممالک نے عرب مہاجرین کی فلسطین میں واپسی پر زور دیا ہے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ شرق اردن پہلا ملک تھا۔ جس نے اس نقطۂ خیال کو اختیار کیا۔ بیروت کانفرنس کے موقع پر بھی شرق اردن کے وفد نے تمام مہاجرین کی واپسی پر زور دیا اور دوسری عرب مملکتوں کے خیالات سے اختلاف نہیں کیا۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ میں لبنانی وفد

بیروت ۲ اپریل اقوام متحدہ کے اجلاس منعقدہ ۵ اپریل میں لبنان کی نمائندگی امریکہ میں لبنانی وزیر ۴ ایم چارلس ملک یا ایم جارج حکیم اور ایم کریم آزکول اور امریکہ میں لبنانی لیگیشن کے افسران کریں گے (اسٹار)

اسمارا لیگ کے صدر پر حملہ

اسمارا یکم اپریل۔ اریٹیریا مسلم لیگ کی اسمارات کے صدر عبد القادر کبیر ایک پستول کی گولی سے سخت زخمی ہوئے ہیں ان پر کسی نے ایک سڑک سے گولی چلائی تھی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر کبیر اریٹیریا کی مسلم وفد کی سرکردگی کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی لیک سکسیس جا رہے تھے۔ اسلئے یہ حملہ سیاسی وجوہات کی بنا پر کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

کمیونزم کے خلاف مصر کی کوششیں

قاہرہ ۲ اپریل۔ اسٹار کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے شعبہ مساجد کے ڈائریکٹر شیخ عبد اللہ المراغی نے بتایا کہ مصر میں کمیونزم کا مقابلہ کرنے میں مساجد ایک اہم کردار ادا کریں گی۔

انہوں نے کہا شعبہ کے پاس قابل اماموں کا ایک سٹاف ہے جو ان اسلامی اصولوں کے ماہر ہیں جو انسان کے لئے چین و آرام کا وعدہ کرتے ہیں وہ عوام کے سامنے ان اصولوں کو رکھیں گے۔ اور اس طرح مسلم سوسائٹی اور کمیونزم کے درمیان ایک مضبوط چٹان حائل ہو جائے گی۔ شیخ المراغی نے بتایا کہ اسلامی ریاستیں نقصان دہ اصولوں اور دستوروں کو داخل ہونے سے روک سکتی ہیں۔ جو انسانی فطرت کے خلاف ہیں۔ (اسٹار)

برطانیہ میں ریڈیو کی کثرت

لنڈن ۲ اپریل۔ فروری کے آخر میں برطانیہ میں وائرلیس کے لائسنسوں کی تعداد ۱۱۶۳۹۰۰۰ تھی۔ گذشتہ چار ہفتوں ان میں ۷۶۰۰۰ لائسنسوں کا اضافہ ہوا۔ اس وقت برطانیہ میں ٹیلیویژن کے لائسنسوں کی کل تعداد ۱۲۰۰۰۰ ہے (اسٹار)